۱۹ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 168)

# ”سُننے“ کی اَہمیت اور اِس کے بارے میں دِلچسپ معلومات

- نمازِ جنازہ کی ابتدا کب ہوئی ؟ 09
- کیا عورت کا مرد سے پہلے کھانا کھالینا تنگدستی کا سبب ہے ؟ 14
- چڑیا اگر گھر میں گھونسلا بنالے تو کیا کریں؟ 19
- قرض لوٹانے اور وصول کرنے کے وظائف 23



ملفوظات :
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی



پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# ”سُننے“ کی اَہمیت اور اِس کے بارے میں دِلچسپ معلومات[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۱ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

**فرمانِ** مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مَرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ”سُننے“ کی اَہمیت اور اِس کے بارے میں دِلچسپ معلومات

**سُوال:** اِنسان کی زندگی کا اَہم ترین کام Listening یعنی سُننا ہے لیکن عموماً اِس پر توجہ نہیں دی جاتی حالانکہ سُننا باقاعدہ ایک فن ہے جو سیکھا اور سکھایا جاتا ہے۔ اِنسان جس وقت جاگ رہا ہوتا ہے تو وہ اپنا 55 فیصد وقت سننے میں گزارتا ہے یعنی اگر ایک گھنٹے تک جاگتا رہے تو اس میں تقریباً 35 منٹ سنتا ہے اور ایک منٹ میں اَوسطاً 100 سے زائد اَلفاظ سُن لیتا ہے۔ لیکن تحقیق کے مُطابق جو کچھ ہم نے سُنا اُس کے بارے میں ایک گھنٹے کے بعد ہم سے پوچھا جائے تو اَوسطاً 20 فیصد مشکل سے یاد رہتا ہے اور باقی بھول جاتا ہے جس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم دھیان سے نہیں سنتے۔ حالانکہ سُننا اتنا اَہم ترین کام ہے کہ ہمارے دماغ کا ایک حصہ الگ سے فکس ہے جو ہم نے سُنا ہے صرف اُسے اِسٹور کرتا ہے۔ اِسٹور کرنے کے بعد اس کو پُرانی یادداشت سے ملاتا ہے پھر اُس کے اوپر عمل کرتا ہے۔

**اَلغرض** سننے کا کام Selective یعنی مخصوص ہوتا ہے کہ مجھے کیا سُننا ہے اور کیا نہیں سُننا؟ آج کے دور میں جب

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۶ رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۴۱ھ بمطابق 9 مئی 2020 کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۷۔

اتنی ڈھیر ساری آوازیں کانوں میں آ رہی ہیں تو اِنسان صرف وہی چیز سنے گا جو اس کے فائدے کی ہے۔ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بات غور سے سُنی جائے اور جو آپ کہہ رہے ہیں وہ صحیح طریقے سے لوگوں تک پہنچ جائے تو یاد رکھیے! آپ کو اپنا مَواد بہترین اور اچھا کرنا پڑے گا۔ آپ جو بات کہنے لگے ہیں پہلے اُس کی تیاری کریں، یہ دیکھ لیں کہ جو لوگ آپ کی بات سُننے کے لئے سامنے بیٹھے ہیں وہ کس طرح کے لوگ ہیں اور اُن کی سوچ کیا ہے؟ وہ بہت پڑھے لکھے ہیں یا نہیں اور جو بات آپ نے اُن تک پہنچانی ہے وہ آسان لفظوں میں آپ کہیں گے تو اُن تک پہنچ جائے گی یا آپ کو گاڑھے اور انگلش کے اَلفاظ بولنا پڑیں گے تو اُن تک پہنچے گی اور سب سے بڑھ کر یہ دیکھیں کہ آپ اُن سے کیا کروانا چاہتے ہیں؟ مثلاً آپ نے لوگوں سے Donation (چندے) یا Charity (صدقے) کی بات کرنی ہے اور لوگ صحیح طرح آپ کی بات سُن لیں کہ آپ کو چندہ کیوں چاہئے؟ اِس کے لئے آپ ایسا مواد تیار کر کے جائیں جسے وہ سُنیں اور قائل ہو جائیں کیونکہ قائل ہونے کے لئے اچھی طرح سُننا ضروری ہے، اگر آپ کے پاس اچھی مثالیں ہوں گی، نیا مواد ہو گا، اچھی طرح سے Presentation تیار کی ہو گی، آپ نے جس وقت کا اُن سے وعدہ کیا اُسی وقت پر تقریر شروع کی اور وقت پر ختم کی اور اچھے طریقے سے اپنی بات کو سمجھایا تو ظاہر ہے وہ آپ کی بات کو اچھی طرح سے سمجھ لیں گے۔

**جو** جتنے بڑے عہدے پر ہوتا ہے اُسے اتنا ہی دوسروں کی بات کو توجہ سے سُننا ضروری ہے کیونکہ لوگ اُس کے پاس اس لئے آتے ہیں کہ اپنی بات کہہ سکیں اور اپنا مسئلہ حل کروا سکیں لیکن بعض لوگوں کی توجہ سے بات سُننے کی عادت نہیں ہوتی۔ کچھ عرصہ قبل ہم P.H.D (یعنی مختلف فنون میں ڈاکٹریٹ) کیے ہوئے اِسلامی بھائیوں کو آپ کی بارگاہ میں لے کر آئے تو اُن میں سے کوئی Chemistry (کیمسٹری)، Physics (فزکس)، Botany (بوٹنی) یا Zoology (زولوجی)، میں P.H.D (پی ایچ ڈی) تھا اور کوئی Engineering (انجینئرنگ)، M.B.B.S Doctorate (ایم بی بی ایس ڈاکٹریٹ) یا Archetic Engineering (آرکٹک انجینئرنگ) میں پی ایچ ڈی تھا۔ ہر شخص اپنی اپنی بات لے کر حاضر ہوا تھا، کوئی دُعا کے لئے کہتا تھا، کوئی وَظیفے کے لئے کہتا تھا اور کوئی کیا بات کرتا تھا۔ اُس موقع پر میں حیرانگی سے دیکھ رہا تھا کہ آپ سب کی باتیں توجہ سے سُن رہے ہیں اور آپ کے چہرے پر مسکراہٹ بھی ہے۔ حضور اس بارے میں اِرشاد فرمائیے کہ "سُننا" کتنا

اَہم ہے اور ہم اِس کی عادت کس طریقے سے بہتر بنا سکتے ہیں؟ (ثوبان عطاری)

**جواب:** مَا شَآءَ اللہ! آپ نے سُننے سے متعلق بڑی اچھی باتیں کی ہیں لیکن میرے تعلق سے آپ نے جو باتیں کی ہیں اُن میں بہت مُبالغہ تھا۔ دَراصل میں ہر ایک کی بات سُننے سے مجبور ہوتا ہوں کیونکہ جب لوگ مجھ سے ملاقات کے لئے آتے ہیں تو بعض اوقات ملنے والوں کی لائن لمبی ہوتی ہے۔ اگر میں ہر ایک کی بات سُنوں اور پیار دوں تو مشکلات یوں کھڑی ہو جاتی ہیں کہ وہ جاتا نہیں ہے یعنی اُس نے بات برائے بات کرنی ہے اِس لئے کبھی سُنتا ہوں کبھی نہیں بھی سُنتا۔ میں توجہ سے بات اس لئے بھی نہیں سُن پاتا کہ مائیک پر نعت شریف پڑھی جارہی ہوتی ہے پھر شاید وہ خوف یا رُعب کی وجہ سے آہستہ بول رہے ہوتے ہیں تو پوری بات سمجھ نہیں آتی۔ حدیثِ پاک میں ہے: اَنْزِلِ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ یعنی لوگوں سے اُن کے مقام و منصب کے مُطابق سلوک کرو۔[1] آپ جن شخصیات کو ملاقات کے لئے لے کر آئے تھے اُس وقت آپ نے دیکھا ہو گا کہ میں اُن کی باتیں توجہ سے سُن رہا تھا اور مسکرا کر ملاقات کر رہا تھا اِس لئے آپ ایسا کہہ رہے ہیں کیونکہ اُس وقت P.H.D اور فلاں فلاں شخصیات آئی ہوئی تھیں جیسا کہ آپ نے فرمایا اور مجھے پتا ہو گا کہ یہ اِس اِس طرح کی شخصیات ہیں۔ عام طور پر اِس طرح کی شخصیات زیادہ دیوانگی نہیں دِکھاتیں، بس یہ ماں باپ کی بیماری وغیرہ کا کہہ کر نکل گئے ہوں گے تو میں نے سُن لیا ہو گا جبکہ دِیگر لوگ دِیوانے ہوتے ہیں جو ٹوٹ کر محبت کرنے والے ہوتے ہیں لہٰذا انہیں انگلی پکڑا دی تو وہ ہاتھ پکڑ لیں گے پھر انہوں نے سارا افسانہ چھیڑنا اور لائن میں رُکنا ہے حالانکہ پیچھے ملاقات کرنے والوں کی لمبی لمبی لائنیں لگی ہوتی ہیں۔ ایسا نہیں کہ میں سنتا نہیں، سُنتا بھی ہوں بلکہ میں تو اتنا اِحساس کرتا ہوں کہ بعض اوقات ملاقات کرنے والا کچھ کہنا چاہتا ہے اور میں سمجھ نہیں پاتا یا دوسرے اسلامی بھائی اُن کو ہٹا دیتے ہیں تو میں انہیں دوبارہ بھی بُلا لیتا ہوں کہ کیا فرما رہے ہیں، ذرا زور سے بولیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ بے چارے کا دِل ٹوٹ جائے کہ میری سنی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه میری مسکرانے کی بہت پُرانی عادت ہے، ملاقاتی کو کوئی رَقم نہیں دیتے، کوئی گفٹ نہیں دیتے تو لفٹ ہی دے دیں، مسکرا کر ہی دیکھ لیں، اِس میں کوئی پیسا نہیں لگے گا اور سامنے والے کا دِل باغ باغ ہو جائے گا۔ ہمیں دِین کی خدمت

1 ......مکارم الاخلاق للخرائطی، باب الحث علی الاخلاق الصالح و الترغیب فیھا، ۱/ ۱۸۲، حدیث: ۴۶۔

کرنی ہے، لوگوں کو دِین کے قریب لانا ہے، نمازی بنانا ہے اور اِن کے ذَریعے دوسروں کو بھی نمازی بنانا ہے لہٰذا مسکرا کر ملیں گے تو بات بنے گی۔ وَرنہ دِل ٹوٹ گیا تو کہیں نماز بھی نہ چھوڑ بیٹھیں، اِس لئے ملاقات کے وقت یہ سب باتیں پیشِ نظر ہونی چاہئیں۔

## مسکرا کر ملنے کی اَہمیت

**ایک** تاجر، دکاندار یا سیلز مین کتنا مسکراتا اور گاہک کے سامنے بِچھ بِچھ جاتا ہے، صرف اِس مَفاد کی وجہ سے کہ گاہک اِس سے کچھ نہ کچھ سودا لے لے حالانکہ اس کا دُنیاوی مقصد ہوتا ہے جبکہ ہمارا بہت اَہم ترین اور دِینی مقصد ہوتا ہے کیونکہ اگر ہم سے کوئی بدظن ہو گیا تو ہو سکتا ہے نَعُوْذُ بِاللہ اس کی نسلیں تباہ ہو جائیں۔ اگر دِینی حوالے سے کسی کا بہت نام ہو اور اُس سے کوئی بدظن ہو گا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بھی قصے سنائے کہ فُلاں کی میں نے بہت تعریف سُنی تھی، میں ملنے گیا تھا، میرے ساتھ یہ سلوک کیا، مجھے جھاڑ دیا، دھکا مار دیا، مجھے یہ کر دیا اور وہ کر دیا تھا۔ اِس سے اُس کی نسلیں بھی خراب ہو جائیں گی کہ دعوتِ اسلامی میں کبھی مَت جانا، اس کا جو بڑا ہے وہ ایسا ایسا ہے۔ تاجر کی مثال ہم سب کے لیے ہے کہ وہ گاہک کو اپنی طرف مائل کرنے اور چیز بیچنے کے لئے کیسا مسکرا رہا ہوتا ہے تو ہم ایک بندے کو نمازی بنانے اور اُس کے عشقِ رَسول میں اِضافہ کرنے کے لیے کیوں نہ مسکرائیں؟ ہمارے کسی بندے سے مسکرا کر ملنے میں اُس بندے کے دِین کا تحفظ ہے کہ وہ ہم سے بدظن نہ ہو۔ عُلَما و مَشائخ اور سارے مذہبی طبقے سے میری اِلتجا ہے کہ مسکرا کر ملنے کی عادت بنائیں کیونکہ جو مسکرا کر ملنے کے عادی ہوں گے اُن کے مُریدین زیادہ ہوں گے اور ان کے اِردگرد فیض حاصل کرنے والوں کا ہجوم زیادہ ہو گا۔ جن کی مسکرا کر ملنے کی عادت نہیں ہو گی یا جھاڑ دینے کی عادت ہو گی تو وہ شاید اَکیلے ہی رہ جاتے ہوں گے یا اُن کے پاس زیادہ ہجوم نہیں ہو گا اور لوگ دور ہٹ جاتے ہوں گے کیونکہ ڈانٹ کون بَرداشت کرے گا؟ اگر میں کسی کو 99 بار پیار دوں تو میں بہت اچھا ہوں اور جس دِن میں نے جھاڑ دیا تو اُس دِن ساری طریقت کا خون ہو جائے گا۔

## لوگوں کی نفسیات کو سمجھ کر بات کرنے والا کامیاب ہے

**لوگوں** کی نفسیات مختلف ہوتی ہیں، جو اِنہیں نفسیات کے مُطابق چلانا سیکھ لے تو وہ سمجھ دار کہلائے گا۔ بہر حال جب

آپ سے کوئی بات کہے تو اُس کی بات سُننی چاہئے اور ممکن ہو تو سُن کر ایسا جواب دینا چاہئے جس سے سامنے والا مطمئن ہو جائے۔ بالخصوص مبلغین کے لئے ”سُننا“ بہت ضَروری ہے اور لوگوں سے ملاقات کے وقت مسکراتے بھی رہیں۔ لوگوں کے دُکھ سُکھ میں حصہ لیتے رہیں، اِن کے دِل خوش رکھا کریں، انہیں کبھی بھی نہ جھاڑیں، جھاڑنا، لتاڑنا اور گھورنا اپنی ڈکشنری سے ہمیشہ کے لئے نکال دیں، ورنہ دِین کا کام کرنے کے بجائے لوگوں کو دِین سے دور کرنے کا باعث بن جائیں گے۔

## طُغرہ اِستعمال میں لانا کیسا؟

**سوال:** لوگ بڑی عقیدت و محبت سے مقدس اَوراق اور مقدس طُغرے لیتے ہیں کچھ ہی دِنوں بعد ان کی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوتے ہیں، تو انہیں اُتار کر مسجد میں یا پھر وُضو خانے میں رکھ دیتے ہیں بسا اوقات امام صاحب کے حجرے کے باہر باندھ کر چلے جاتے ہیں، اِس بارے میں کچھ راہنمائی فرما دیجیے۔

**جواب:** بَرَکت کے لیے طغرہ لگانے میں نئے اور پُرانے کا کوئی فرق نہیں ہے، زیادہ تر لوگ خوبصورتی کے لئے طغرے لگاتے ہیں، کم ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بَرَکت کے لئے لگاتے ہیں۔ دَرمیانے طبقے کے لوگ مقدس چیزوں کو رکھ لیتے ہیں اور امیر طبقے کے لوگ بھی اپنے کمروں کی سجاوٹ میں لاکھوں روپے کے فریم والی یا پیانو کی تَصاویر اور آیۃ الکرسی اور طغروں کا بھی اِستعمال کرتے ہیں۔ بہر حال طغرہ نیا ہو یا پُرانا بابرکت ہے، دونوں کا اِحترام ایک سا ہے۔ گجراتی میں کہاوت ہے: ”جونو ایٹلو سونو“ انگلش میں اسے Old is Gold کہتے ہیں۔ بسا اوقات کانچ کا فریم بھی ہوتا ہے وہ گِر کر ٹوٹ جاتا ہے، اگر طغرہ بالکل ہی خستہ ہو چکا ہے کہ اب اِستعمال کے لائق نہیں رہا تو اسے ٹھنڈا کر دیا جائے۔ اگر فریم میں ہے تو فریم سے نکال کر ٹھنڈا کر دیں اور فریم کو ضائع کرنا دُرُست نہیں۔

**رہی** بات امام صاحب کے حجرے کے باہر طغرے باندھنے اور مسجد یا وُضو خانے میں رکھ کر چلے جانے کی تو لوگ اَدب کرتے ہوئے ایسا کرتے ہوں گے۔ جب میں بیرونِ ممالک میں کسی اسلامی ملک میں تھا تو وہاں مقدس طغروں کی حاجت نہیں رہتی تو لوگ انہیں مَعَاذَ اللہ کچرا ڈالنے کی جگہ کے آس پاس رکھ جاتے تھے۔ اب وہاں طغرے رکھے ہوتے ہیں، انہیں دیکھ کر یہی ظاہر ہوتا ہے کہ رکھنے والوں کو اب ان کی ضَرورت نہیں رہی۔ چند سال پہلے ایسا منظر مدنی چینل

پر بھی دِکھایا گیا تھا تو وہ طغرہ کسی نے قبول بھی کیا تھا۔ لوگ ایسی ایسی چیزیں پھینک دیتے ہیں جن پر کلمہ شریف، آیۃُ الکُرسی اور دِیگر آیاتِ مُبارَکہ لکھی ہوتی ہیں۔ ہمارے یہاں گھروں میں اتنے کپڑے اور برتن نہیں ہوتے جتنے وہاں کچرے کے ڈھیر پر پھینک دیئے جاتے ہیں۔ کسی نے گھر تبدیل کیا، سامان بیچنے جائیں گے تو کم قیمت میں جائے گا تو اسے یوں ہی باہر پھینک دیتے ہیں حالانکہ بہت ساری چیزیں قابلِ اِستعمال ہوتی ہیں، وہ پھینکنے کے بجائے ثواب کی نیت سے کسی کو دے دینی چاہئیں۔ ایسی قابلِ اِستعمال چیزوں کو پھینک دینا یا ضائع کر دینا دُرست نہیں ہے۔ کراچی کے ایک اسلامی بھائی جو اس وقت عرب امارات میں کام کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ "جب رَمضانُ المبارک کا مہینا آتا ہے تو ہمارے سیٹھ پُرانے کارپیٹ ہمیں دے دیتے ہیں" کسی کو دے دینا ہی سمجھ میں آتا ہے۔ کچھ لوگ باہر بھی پھینک دیتے ہوں گے، بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو بغیر رپیرنگ کے بھی کارآمد ہوتی ہیں۔ صوفہ سیٹ اور پلنگ بھی باہر ڈال دیتے ہیں تو کچرا اُٹھانے والے ان چیزوں کو اُٹھا کر پھینک آتے ہیں۔ اگر یہاں کا کباڑی وہاں چلا جائے تو اس کے ہوش اُڑ جائیں کہ لوگوں نے لاکھوں کروڑوں کا سامان باہر کوڑے کی جگہ پر ڈالا ہوتا ہے۔ ممکن ہے ان میں طغرے بھی موجود ہوتے ہوں، اب کچرا اُٹھانے والا مسلمان ہو یہ ضَروری نہیں۔ باادب بانصیب، بے اَدب بے نصیب۔

## بچی ہوئی روٹیوں کو کچرے کے ڈھیر پر پھینک دینا کیسا؟

**سوال:** بچی ہوئی روٹیوں کو کچرے کے ڈھیر پر پھینک دینا کیسا ہے؟[1]

**جواب:** بے اَدبی ہے مگر لوگ ایسا کرتے ہیں۔ بیرونِ ملک ہم کسی بلڈنگ میں رہ رہے تھے، ایک اسلامی بھائی جن کی رہائش گراؤنڈ فلور میں تھی ان کی طرف سے ہمارا کھانا آتا تھا، ایک دِن کھانا باہر رکھا ہوا تھا برتنوں سمیت کوئی اُٹھا کر لے گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ بلڈنگ کے چوکیدار نے یہ گمان کیا کہ شاید یہ کھانا باہر ڈالنے کے لئے رکھا ہوا ہے تو جہاں پُرانا فرنیچر پھینکنے کے لیے رکھا تھا وہاں برتنوں سمیت اس کھانے کو رکھ دیا۔ ایک اسلامی بھائی گئے اور وہاں سے کھانا اُٹھا کر لے آئے۔ اس ملک میں ایسا نظام تھا کہ جس جگہ بچے گندگی کرتے ہیں وہیں پر اَخبار کے بنڈل، لکھے ہوئے طغرے، دِیگر

[1] ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

مقدس چیزیں یہاں تک کہ روٹیوں کو بھی وہاں ڈال دیتے ہیں، کوئی کوئی سمجھدار ہوتا ہے جو روٹیاں کنڈی کے ساتھ باندھ دیتا ہے تو جو لوگ جانور پالتے ہیں تو وہ ان کے کھانے کے لئے انہیں کھول کر لے جاتے ہیں۔ اِس بے اَدَبی کا نتیجہ پھر یوں ظاہر ہوتا ہے کہ غیر مسلم اور نااہل حکمران مسلط ہو جاتے ہیں، پھر لوگ بیٹھ کر روتے ہیں۔

**اگر** بچے نے روٹی کا ٹکڑا پھینکا ہے تو اسے بھی اُٹھالینا چاہیے، وہ بھی کسی کے پیٹ میں جائے تاکہ ایک ذرہ بھی ضائع نہ ہو۔ بسکٹ ہو یا ٹافی لوگ ضائع کرنے سے بالکل دَریغ نہیں کرتے۔ اللہ پاک کی نعمتوں کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرتے ہیں پھر کہتے ہیں قرض اور تنگدستی میں گرفتار ہیں۔ ملکی قوانین ہوتے ہیں کھانا کتنا ہی مہنگا کیوں نہ ہو بچا ہوا کھانا دوبارہ اِستعمال میں نہیں لاسکتے۔ اگر بچا ہوا کھانا اِستعمال کرتے پکڑے گئے تو مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عام طور پر ہوٹلوں میں زیادہ اِسراف ہوتا ہے، یہ بروزِ محشر اللہ پاک کو کیا جواب دیں گے۔ قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا:

﴿ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝۲۶ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝۲۷ ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور فضول نہ اُڑا، بے شک اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔“ فضول وہ ہے جس چیز میں مال ضائع کیا جا رہا ہو اور مال ضائع کرنا حرام ہے۔ اگر کھانا گھر میں بچ بھی جاتا ہے تو اسے ضائع کرنے کے بجائے کسی جاندار کو کھلا دیا جائے، جیسے روٹی ہے تو گائے یا بکری کو ڈال دیں، چاول ہیں تو مُرغی وغیرہ کو ڈال دیں تاکہ رِزق ضائع ہونے کے بجائے کسی نہ کسی مخلوق کے پیٹ میں چلا جائے۔

## روٹی کا اِحترام کرو کہ یہ آسمان وزمین کی بَرَکتوں میں سے ہے

**اُمُّ المؤمنین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مکانِ عالیشان میں تشریف لائے تو روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اسے اُٹھایا اور صاف کر کے تناول فرمالیا پھر فرمایا: اچھی چیز کا اِحترام کرو کہ روٹی جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو پلٹ کر واپس نہیں آئی۔[2] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: روٹی کا

---

1 ...... پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۶-۲۷۔

2 ...... ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب النهى عن القاء الطعام ۴/۴۹، حديث: ۳۳۵۳۔

اِحترام کرو کہ وہ آسمان وزمین کی بَرَکتوں میں سے ایک بَرَکت ہے، جو شخص دَسترخوان سے گِری ہوئی روٹی کو کھالے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے زمین پر روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا تو غلام سے فرمایا: اسے صاف کر کے رکھ دو، پھر غلام سے اِفطار کے وقت روٹی کا ٹکڑا طلب کیا، تو اس نے عرض کی: وہ تو میں نے کھا لیا، فرمایا: تو آزاد ہے کیونکہ میں نے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے جو روٹی کا پڑا ہوا ٹکڑا اُٹھا کر کھالیتا ہے تو اس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے اللہ پاک اس کی مغفرت فرما دیتا ہے، اب جو مغفرت کا حقدار ہو چکا میں اسے غلام بنا کر کس طرح رکھوں۔[2] نیچے گِری پڑی ہوئی چیز کو اُٹھا کر صاف کر کے کھالینا کوئی عیب کی بات نہیں، سب کے سامنے شرم آتی ہے اَدب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی حکمتِ عملی اِختیار کریں۔

## مذاق کرنا کیسا؟

**سوال:** کیا مذاق کرنا گناہ ہے؟ (آسٹریلیا)

**جواب:** ایسا مذاق کرنا جس سے سامنے والے کی بے عزتی یا دِل آزاری ہوتی ہو، یقیناً گناہ ہے۔[3]

## مسجد کا اَدب کس طرح کریں؟

**سوال:** مسجد کا اِحترام کس طرح سے کرنا چاہیے؟ (جاوید محمود، نیوزی لینڈ)

**جواب:** جس طرح مسجد کا اِحترام کرنے کا حق ہے اسی طرح اِحترام کرنا چاہیے۔ مسجد کے آداب جاننے کے لئے ”فیضانِ نماز“ کتاب کا مُطالعہ کیجیے۔[4]

---

1 ...جامع صغیر، حرف الھمزۃ، ص۸۸، حدیث: ۱۴۲۶۔

2 ...تنبیہ الغافلین، باب الرعایۃ علی ملک الیمین، ص۱۹۱، رقم: ۴۹۹۔ 3 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۹۵۔

4 ... ”فیضانِ نماز“ یہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 600 صفحات پر مشتمل اپنی کتاب ہے، اِس کتاب میں آٹھ عُنوانات ہیں: (۱) نماز پڑھنے کے ثوابات (2) پانچ نمازوں کے فضائل (3) جماعت کے فضائل (4) مسجد کے فضائل (5) سجدے کے فضائل (6) خُشوع خُضوع سے نماز پڑھنے کے فضائل (7) نماز نہ پڑھنے کے عذابات (8) عاشقانِ نماز کی 86 حکایات۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

## گھر میں گھوڑا رکھنا کیسا؟

**سوال:** گھر میں گھوڑا رکھنا کیسا ہے؟ (نگرانِ شوریٰ)

**جواب:** پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بھی گھوڑا تھا، جس طرح آج کے زمانے میں گھروں میں موٹر سائیکل اور کاریں ہیں اسی طرح اس مبارک زمانے میں لوگ گھوڑے اور اونٹ پالتے تھے اور ان پر سواری کیا کرتے تھے۔ گھوڑوں اور اونٹوں پر ہی سوار ہو کر نمازوں کے لئے جایا جاتا تھا۔ بہر حال گھوڑا پالنے کے فضائل ہیں۔[1] جہاں تک گھر میں رکھنے کا تعلق ہے تو جس طرح موٹر سائیکل اور کار کو گیرج میں رکھا جاتا ہے تو اسی طرح گھوڑوں کا بھی الگ سے اِصطبل ہوتا ہے جہاں انہیں باندھا جاتا ہے۔

## جھوٹ کی تعریف

**سوال:** جھوٹ کی تعریف کیا ہے؟ نیز کیا جھوٹ بولنے کی جائز صورتیں بھی ہیں؟

**جواب:** جو سچ کا خلاف ہو وہ جھوٹ ہے۔[2] اگر میں یہ کہوں کہ میرے ہاتھ میں قلم ہے جبکہ میرا ہاتھ خالی ہو تو یہ جھوٹ ہو گا۔ جھوٹ بولنے کی بہت مذمت ہے، اللہ پاک کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ البتہ بعض جگہ پر جھوٹ بولنے کی جائز صورتیں بھی موجود ہیں لیکن اِحتیاط زیادہ بہتر ہے۔

## نمازِ جنازہ کی اِبتدا کب ہوئی؟

**سوال:** نمازِ جنازہ کب فرض ہوئی؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ اللہ پاک کی راہ میں ایک دن رات گھوڑا پالنا ایک مہینے کے روزوں و نمازوں سے بہتر ہے اور اگر مر جائے تو اس کا وہ عمل جو کرتا تھا جاری رہے گا اور اس پر اس کا رزق بہایا جائے گا اور فتنوں سے امن میں رہے گا۔ (مسلم، کتاب الامارہ، باب فضل الرباط فی رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ، ص ۸۳۲، حدیث: ۴۹۳۸) رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہیں، ایک وہ جسے آدمی اللہ پاک کی راہ میں باندھے تو اس کا بدلہ ثواب ہے اور اس پر سوار ہونا ثواب ہے اور اسے عاریت پر لینا ثواب ہے اور اس کا چارہ ثواب ہے اور وہ گھوڑا جس پر شرط لگائی جائے اور جسے رہن کے طور پر رکھا جائے تو اس کی بیع کا بدلہ گناہ ہے اور اس پر سوار ہونا گناہ ہے اور وہ گھوڑا جسے شکم سیری کے لئے باندھا جائے تو اگر اللہ پاک چاہے تو شاید وہ گھوڑا فقر سے بچاؤ کا ذریعہ ہو جائے۔ (مسند امام احمد، مسند المدنیین، حدیث رجل من الانصار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ۵/۵۹۲، حدیث: ۱۶۶۴۵)

2 ...... حدیقۃ الندیۃ، القسم الثانی، المبحث الاول، ۲/۱۹۶۔

**جواب:** نمازِ جنازہ کی اِبتدا حضرتِ سَیِّدُنا آدم صفی اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کے دور سے ہوئی ہے، فرشتوں نے حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کے جنازے پر چار تکبیرات پڑھی تھیں اور اِسلام میں نمازِ جنازہ کے فرض ہونے کا حکم مدینۂ منورہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً میں نازل ہوا۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعد بن زُرارہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وِصال ہجرت کے بعد نویں مہینے کے آخر میں ہوا۔ یہ پہلے صحابی تھے جن کی نمازِ جنازہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھی۔[2]

## جنازے کو لے کر چلتے ہوئے تھوڑا سا رُک کر کندھا بدلنا کیسا؟

**سُوال:** ہمارے علاقے میں نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد جنازہ گاہ کے باہر جنازے کو کندھا دے کر دس دس قدم چلا جاتا ہے یعنی ایک آدمی پہلے سرہانے کو کندھا دے کر دس قدم چلتا ہے پھر جنازہ روک لیا جاتا ہے پھر پائینتی کو کندھا دے کر دس قدم چلتا ہے پھر جنازہ کو روک لیا جاتا ہے اور اِس طرح چاروں پایوں میں دس دس قدم کندھا دے کر چلتا ہے اور جنازہ کو روک لیا جاتا ہے۔ ایسا کرنا ٹھیک ہے یا جنازہ چلتا جائے اور دس دس قدم دیتے جائیں؟

**جواب:** جنازے کو کندھا دے کر دس دس قدم چلنا اچھا ہے، جو شخص جنازے کو کندھا دے کر 40 قدم چلے اُس کے 40 کبیرہ گناہ معاف ہونے کی بشارت ہے۔[3] جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اُس کے لئے حتمی مغفرت کی بشارت ہے۔[4] مگر جنازہ رُکے بغیر کندھا بدلنا تھوڑا دُشوار ہوتا ہے۔ جنازہ لے کر چلتے ہوئے تھوڑا سا رکا اور فوراً سے کندھا بدلا اور دوسرے نے لے لیا تو بظاہر اس میں وقت نہیں لگ رہا ہوتا اور اس طرح کندھا لینے میں آسانی ہوتی ہے۔ جنازہ لے کر چلتے ہوئے لوگ رُکتے نہیں ہیں اور دس دس قدم کون چلنے دیتا ہے؟ ہمارے یہاں کراچی میں اور خاص کر ہماری میمن برادری میں چودھری ٹائپ کے لوگ دو دو قدم لے کر چلنے کا اعلان کرتے تھے۔ اب ہو سکتا ہے دعوتِ اسلامی کی برکت سے دس دس قدم کا اعلان کر رہے ہوں کیونکہ ہم ایک زمانے سے دس دس قدم لے کر چلنے کا اعلان کر رہے ہیں۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۷۵-۳۷۶۔

2 ...... کنز العمال، کتاب الثانی فی الدین والسلم... الخ، الباب الاول، الجزء: ۶، ۳/ ۹۱، حدیث: ۱۵۴۱۴۔

3 ...... معجم اوسط، باب المیم، من اسمه محمد، ۴/ ۲۵۹، حدیث: ۵۹۲۰۔

4 ...... جوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۹۔


www.dawateislami.net

بہر حال جنازے کو دس دس قدم لے کر چلنا اچھا ہے۔ اگر تھوڑا سا رُکا جس کی وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں ہوتی، لوگ اعتراض نہیں کرتے تو پھر رُکنا سمجھ میں آتا ہے۔ اگر لوگ پریشان ہوتے ہوں، تعجب کرتے ہوں، تنفیر اور آپس میں ناراض ہونے اور نفرت پھیلنے کی صورت بنتی ہو تو پھر جنازہ نہ روکا جائے۔ برادری میں جو رائج ہے اور وہاں کوئی کچھ بولتا نہیں ہے تو پھر جیسا چل رہا ہے چلتا رہے۔

## روزے دار کا اسٹیم لینا کیسا؟

**سوال:** کیا روزے میں اسٹیم لے سکتے ہیں؟ (زید، عرب امارات)

**جواب:** روزے کی حالت میں اسٹیم لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔[1] اِفطار کے بعد رات میں اسٹیم لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## نیک بننے کے لئے کون سی کتاب پڑھنی چاہیے؟

**سوال:** کون سی کتابوں کا مُطالعہ کرنے سے ایک اچھا اِنسان بنا جا سکتا ہے؟

**جواب:** سب سے بہترین کتاب قرآنِ پاک ہے، اس کے ساتھ ساتھ ترجمۂ کنزُالایمان پڑھیں۔ قرآنِ پاک کی تفسیر ”صراط الجنان“ کا مُطالعہ کریں کہ اِس میں ترجمۂ کنزُالایمان اور ترجمۂ کنزُالعرفان بھی موجود ہے، یہ 10 جلدوں پر مشتمل بہترین اور آسان انداز پر لکھی گئی تفسیر ہے، اس دور میں شاید ہی اس طرح کی کوئی تفسیر لکھی گئی ہو، اسے انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے 11، بارہویں شریف کی نسبت سے 12 اور امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت 15 رَمضان ہے[2] تو ان کی وِلادت کی نسبت سے 15 اور اَصحابِ بدر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہم کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے 313 سیٹ صراط الجنان کے خرید کر تقسیم کر سکتے ہیں، کسی کو تحفے میں بھی دے سکتے ہیں۔ ایک مُحاورہ ہے: ”جتنا گُڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہو گا۔“ کسی کا کوئی عزیز فوت ہو گیا تو اسے پڑھ کر

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۹۸۲، حصہ: ۵۔

2 ...... طبقات ابن سعد، الحسن بن علی، ۶ / ۳۵۲، رقم: ۱۳۷۳۔



www.dawateislami.net

اِیصالِ ثواب بھی کرسکتے ہیں، اِس میں عِلمِ دِین کا خزانہ موجود ہے۔ جنہیں اللہ پاک نے مال و دولت کی نعمت سے نوازا ہے وہ تو بآسانی تفسیر صراط الجنان خرید کر تقسیم کرسکتے ہیں۔ لوگ مال کو ضائع بھی تو کرتے ہیں، کتنے روپے اناج میں ہی ضائع ہو جاتے ہیں، اللہ پاک نے مال دیا ہے تو پڑوسیوں کا بھی خیال رکھیں۔ اگر یہی رَقم نیک کاموں میں لگائیں گے تو مال ضائع کرنا نہیں کہلائے گا۔

## مہنگائی کے دور میں بیٹیوں کے جہیز کا اہتمام کیسے کیا جائے؟

**سوال:** اس مہنگائی کے دور میں گزر بسر بھی مشکل سے ہوتی ہے تو جس کی بیٹیاں زیادہ ہوں اور شادی کے قابل ہوں، ان حالات میں وہ ان کے جہیز کا اِہتمام کیسے کرے؟

**جواب:** بیٹیوں والے لوگوں پر یہ آزمائش تو آتی ہے، جب بیٹی کی وِلادت ہوتی ہے تو لوگ اپنے دِل میں سوچنے لگ جاتے ہیں کہ اس کو پالنا ہے، پھر اسے غیروں میں بیاہ دینا ہے، حالانکہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں بیٹیوں کے فَضائل موجود ہیں، بیٹیوں کی اچھی پَرورش کرنے والوں کے لئے جنَّت اور مغفرت کی بشارت ہے۔[1] بیٹی کی وِلادت پر خوش ہونا چاہیے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی بیٹیوں والے تھے، بیٹیاں تو اللہ پاک کی رَحمت ہوتی ہیں، بیٹی کی وِلادت پر غمگین نہیں ہونا چاہیے، اَسباب مہیا ہو جاتے ہیں، جو رِشتہ لوحِ محفوظ پر لکھا ہے وہی ہوگا، کوشش کرنے سے حل نکل ہی آتا ہے۔

**مہنگائی** کی وجہ سے لوگ مَعَاذَ اللہ خودکشی کر دیتے ہیں یا پھر اپنی بیٹیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتے ہیں۔ اگر مُعاشرے سے یہ خرابیاں ختم کرنی ہیں تو اپنے رَسم و رِواج پر نظرِ ثانی کرنی چاہیے۔ شادی ہوگی تو میرج ہال میں ہوگی، کھانے میں اتنی ڈشیں ہونی چاہئیں، دولہا اور دُلہن کے ہر دِن کے مختلف لباس ہونے چاہئیں، یوں ہی زیورات میں بھی ہوتا ہے۔ پھر رِشتہ دار بھی باتیں بناتے، مذاق اُڑاتے اور طنز بھی کرتے ہوں گے حالانکہ تھوڑے خرچ میں بھی شادی ہو سکتی ہے۔ لوگوں کے طعن و تشنیع سے بچنے کی وجہ سے غریب قرض لے کر بھی شادی کا کھانا پکواتا ہے، اس کے باوجود لوگ گلے شکوے کرتے ہیں، مُعاشرہ بہت عجیب و غریب ہو چکا ہے اور یہ سب اِسلام سے دوری و بے عملی کا نتیجہ ہے۔ ہم

---

1 ...... ابن ماجه، كتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان الى البنات، ۴/۱۸۹، حديث: ۳۶۷۰۔

دُنیا میں اِمتحان کے لئے بھیجے گئے ہیں چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ-وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُۙ(۲)﴾ (1) ترجمۂ کنزالایمان: "وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزّت والا بخشش والا ہے۔" ہم نے دُنیا کو ٹھکانا بنالیا ہے حالانکہ دُنیا تو مُسافر خانہ ہے، جو مُسافر ہوتا ہے وہ اس مُسافر خانے کو سجاتا نہیں کیونکہ اسے معلوم ہے یہاں سے کوچ کرنا ہے، اس کے بعد قبر میں جانا ہے، اب وہاں پر یہ سجاوٹیں، لائٹیں اور AC نہیں ہوں گے، یہ تمام چیزیں دُنیا ہی میں رہ جائیں گی۔ قبر میں تو نماز، روزہ، تلاوت، سنّتوں پر عمل، نعت اور دِیگر نیک اَعمال کے سبب سے سجاوٹ اور روشنی ہوگی۔ کروڑوں روپے کی ڈیکوریشن تو دُنیا کی سجاوٹ ہے اور اگر اس میں کوئی ناجائز مُعاملہ کیا تو عذاب بھی ہونا ہے، اللہ پاک سے عافیت کا سوال کرتے رہنا چاہیے۔ جس کے گھر کے افراد زیادہ ہوں تو عموماً کم آمدنی میں گھر چل نہیں پاتا مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ بندہ حرام کمائی کی طرف چلا جائے۔ اللہ پاک مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب ہے، اِنْ شَآءَ اللہ اَسباب بنادے گا اور بیٹیوں کے نصیب بھی اچھے ہوں گے۔

## نکاح میں مہر بیان نہ ہوا تو کیا اب بھی مہر دیا جائے گا؟

**سوال:** حق مہر پہلے بیان ہو چکا تھا نکاح نامے پر بھی لکھا جا چکا تھا لیکن وقتِ نکاح اس کا ذِکر نہیں ہوا تو کیا نکاح دُرُست ہو جائے گا؟

**جواب:** نکاح ہو جائے گا۔ بالفرض مہر طے نہ بھی ہو تب بھی مہر دینا واجب ہوتا ہے، اور ایسی صورتِ حال میں حق مہر وہ ہو گا جو ان کے خاندان میں رائج ہو جسے مہرِ مثل کہتے ہیں۔ (2)

## حق مہر میں سونا رکھا ہو تو سونا ہی دینا ہوگا

**سُوال:** میری شادی 1990ء میں ہوئی تھی اور اُس وقت میں نے حق مہر آدھا تولہ سونا رکھا تھا جو اُس وقت 18 سے 20 ہزار روپے کا تھا جسے میں نے ادا نہیں کیا تھا، معلوم یہ کرنا ہے کہ اب مجھے اِس دور کے پیسے دینے ہوں گے یا اُس دور کے؟

**جواب:** اُس وقت حق مہر آدھا تولہ سونا رکھا تھا تو سونا ہی دینا ہوگا۔

(1) پ۲۹، الملک: ۲۔ (2) عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو وہ اس کے لیے مہرِ مثل ہے۔ (بہارِ شریعت، ۲/ ۷۱، حصہ: ۷)



www.dawateislami.net

## کیا فرشتے سوتے ہیں؟

**سوال:** کیا فرشتوں کو بھی ہماری طرح نیند آتی ہے؟

**جواب:** جی نہیں: فرشتوں کو نہ اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند اور نہ ہی وہ کچھ کھاتے پیتے ہیں۔

## کیا عورت کا مَرد سے پہلے کھانا کھالینا تنگدستی کا سبب ہے؟

**سوال:** کیا عورت کا مَرد سے پہلے کھانا کھالینا تنگدستی لاتا ہے؟

**جواب:** عورت کا مَرد سے پہلے کھانا کھالینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر بیوی روزے دار ہے اور شوہر نے روزہ نہیں رکھا، روزہ اِفطار کرنے کا وقت شام چھ بجے ہے اور شوہر رات کے 12 بجے کھانا کھائے گا تو کیا بیوی اتنا وقت بھوک میں گزارے گی، ہرگز نہیں۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) یہ اسلامی طریقہ نہیں بلکہ غیر مسلم قوم کا طریقہ ہے۔ اِسلام میں تو یہاں تک بیان کر دیا گیا ہے کہ باپ گھر میں کوئی چیز لائے تو بیٹوں سے پہلے بیٹیوں کو دے۔[1] غیر مسلموں میں یہ رواج ہوتا ہے کہ مَرد کے کھانے کے بعد ہی عورت کھانا کھائے گی وہ اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلانے کو توہین سمجھتے ہیں۔

## کیا اپنی ضَرورت کا علم حاصل کرنے پر ثواب ہے؟

**سوال:** کیا اپنی ضَرورت کا عِلمِ دین سیکھنے پر ثواب ملتا ہے؟

**جواب:** ثواب کی نیت سے سیکھے گا تو بے شک ثواب کا حق دار ہو گا۔

## کیا ہر نبی پر وحی آتی ہے؟

**سوال:** کیا تمام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس وحی کا نزول ہوتا ہے؟

**جواب:** جی ہاں، تمام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وحی آتی ہے۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) وحی کا نزول

---

[1] ...... رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو بازار سے اپنے بچوں کے لئے کوئی نئی چیز لائے تو وہ ان پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہیے کہ بیٹیوں سے اِبتدا کرے کیونکہ اللہ پاک بیٹیوں پر رحم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی بیٹیوں پر رحمت و شفقت کرے وہ خوفِ خدا میں رونے والے کی مثل ہے اور جو اپنی بیٹیوں کو خوش کرے اللہ پاک بروزِ قیامت اسے خوش کرے گا۔

(فردوس الاخبار، باب المیم، ۲/۲۶۳، حدیث: ۵۸۳۰)

تمام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ہوتا ہے۔ نبی کی تعریف یہی ہے جو لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہو اور اس پر وحی آتی ہو۔(1)

## مقتدی کا امام کے پیچھے قراءت کرنا کیسا؟

**سوال:** کیا مقتدی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کی قراءت کرے گا؟

**جواب:** مقتدی نماز میں قراءت نہیں کرے گا کیونکہ امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے۔(2)

## تہجد کی نماز کیسے پڑھیں؟

**سوال:** نمازِ تہجد پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

**جواب:** نمازِ تہجد کے لئے نمازِ عشا کے بعد سونا شرط ہے اگرچہ ایک منٹ کے لئے ہی آنکھ لگ گئی ہو اگرچہ بیٹھے ہونے کی حالت میں ہو تو تہجد کا وقت شروع ہو گیا، اب چاہے چار رَکعت پڑھے یا 12 رَکعت پڑھے، کم از کم تہجد کی دو رَکعتیں ہیں۔(3)

## قضا نماز کن اوقات میں پڑھ سکتے ہیں؟

**سوال:** قضا نماز دِن میں کن اوقات میں پڑھ سکتے ہیں؟

**جواب:** تین اوقات مکروہ ہیں (سورج طلوع ہونے کے بعد 20 منٹ تک، ضحوۂ کبریٰ کے وقت، غروبِ آفتاب سے پہلے کے آخری 20 منٹ) ان کے علاوہ جب چاہیں قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔(4)

## شوہر بے نمازی ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہئے؟

**سُوال:** اگر شوہر بے نمازی ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہئے؟

---

1. شرح المقاصد، المقصد السادس، المبحث الاول فی تعریف النبی...الخ، ۳/۲۶۸۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۶/۲۴۲۔
3. مراٰۃ المناجیح، ۲/۲۲۳۔
4. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الاول، الفصل الثالث فی بیان الاوقات....الخ، ۱/۵۲۔


www.dawateislami.net

**جواب:** بیوی نرمی اور حکمتِ عملی سے شوہر کو سمجھائے کہ وہ نماز پڑھے۔

## دورانِ تراویح سَلام پھیرنے کے بعد قہوہ پینا کیسا؟

**سُوال:** نمازِ تراویح پڑھتے وقت پانی کی جگہ اگر قہوہ ساتھ رکھ لیں تو کیا وہ پی سکتے ہیں؟

**جواب:** نمازِ تَراویح میں جب چار چار رَکعت پڑھنے کے بعد بیٹھتے ہیں اگر اِس دَوران یا دو رَکعت کا سَلام پھیر کر قَہوہ یا چائے پی جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن منہ میں اِس کا ٹیسٹ آئے گا تو کلی کرے بلکہ مسواک کر لینا بہتر ہے تاکہ منہ بالکل صاف ہو، کسی قسم کی غِذا کا ٹیسٹ نہ ہو تو باقی تراویح پڑھے۔ یہ کام مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے کریں گے تو کوئی آپ کا اِنتظار نہیں کرے گا نہ وہاں کوئی قَہوہ پلائے گا۔

## تہبند فولڈ کر کے نماز پڑھنا کیسا؟

**سُوال:** شلوار یا پینٹ پہن کو اوپر یا نیچے سے فولڈ کر کے نماز پڑھیں گے تو نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے۔[1] لیکن تہبند جو کئی ممالک میں باندھا جاتا ہے اور یہ بغیر فولڈ کیے باندھا نہیں جا سکتا لہٰذا اِسے فولڈ کر کے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** تہبند فولڈ کیے بغیر ٹھہرے گا نہیں تو یہاں ضَرورت ہے اس لئے تہبند فولڈ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔[2]

## کیا گاڑیوں پر زکوٰۃ ہے؟

**سُوال:** کیا کاروبار میں اِستعمال ہونے والی گاڑیوں پر زکوٰۃ واجب ہے؟

**جواب:** اگر گاڑیاں فروخت کرنے کے لئے ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔[3] اگر گاڑیوں کا اِستعمال مال پہنچانے کے لئے ہوتا ہے یا ان میں چیزیں فروخت ہوتی ہیں تو اس صورت میں گاڑیوں پر زکوٰۃ نہیں ہو گی۔[4]

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۰۹۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۱۸۔

3 ...... سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز ہو، جس کی قیمت سونے چاندی کی نصاب کو پہنچے تو اس پر بھی زکاۃ واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۹۰۳، حصہ: ۵)

4 ...... فتاویٰ اہلسنت، احکامِ زکوٰۃ، ص ۱۳۰۔

## پانچ تولے سونا ہو تو کس صورت میں زکوٰۃ فرض ہے؟

**سُوال:** میرے پاس صرف پانچ تولے سونا ہے تو کیا مجھ پر زکوٰۃ فرض ہوگی؟

**جواب:** اگر پانچ تولے سونا ہے اور کچھ نہ کچھ رَقم بھی ہے چاہے ایک روپیہ ہو، اگر دونوں ملا کر نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔[1] بالفرض کسی کے پاس صرف سات تولے سونے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے تو زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی لیکن ایسا ہوتا نہیں ہے چار پانچ تولے کے ساتھ کچھ نہ کچھ رَقم یا چاندی زائد ہوتی ہے اور اِن سب کو ملانے سے نصاب مکمل ہو جاتا ہے۔

## رات میں ناخن کاٹنا کیسا؟

**سُوال:** کیا رات کے وقت ناخن کاٹ سکتے ہیں؟ (غلام محی الدین)

**جواب:** جی ہاں، رات کے وقت ناخن کاٹ سکتے ہیں۔

## اُلٹا لیٹنا صحت کے لئے بھی نقصان دہ ہے

**سُوال:** رات کو اُلٹا لیٹ کر سونا کیسا ہے؟

**جواب:** رات ہو یا دِن اُلٹا لیٹ کر نہیں سونا چاہئے کہ اِسے جہنمیوں کا طریقہ کہا گیا ہے۔[2] اُلٹا لیٹ کر سونا طِبّی طور پر بھی نقصان دہ ہے کہ اِس سے دِل دَبے گا اور اِس پر بوجھ پڑے گا، آنت او جھڑی اَن نیچرل ہو جائیں گے، پیٹھ اور گوشت

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۹۰۲، حصہ: ۵ ماخوذاً۔ فتاویٰ اہلسنت، احکام زکوٰۃ، ص ۹۶۔

2 ...... حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا، فرمایا: اس طرح لیٹنے کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا۔ (ترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ الاضطجاع علی البطن، ۴ / ۳۵۲، حدیث: ۲۷۷۷) اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یعنی اوندھے لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بلکہ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ اس طرح سونے سے غفلت پیدا ہوتی ہے، اس سونے میں سینہ اور چہرہ جو اشرف اَعضاء ہیں زمین پر رَگڑتا ہے، سر تو سجدہ ہی میں زمین پر رکھا جاوے نہ کسی اور کے سامنے نہ سوتے میں۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ سونا چار قسم کا ہے: (۱) پشت پر سونا یعنی چت یہ سونا اہلِ عبرت کا ہے (2) داہنی کروٹ پر سونا یہ اہلِ عبادت کا سونا ہے (3) بائیں کروٹ پر سونا یہ اہلِ اِستراحت کا سونا ہے (4) پیٹ کے بل سونا یہ سونا اہلِ غفلت کا ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ اوندھے سونا دوزخیوں کا ہوگا اور لوطی لوگ ایسے سوتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶ / ۳۸۳)

کا وزن آئے گا اور زمین کا پریشر اَلگ آئے گا۔ تو یوں جسم کا جتنا بھی اَندرونی نظام ہے اُن سب کے لئے اُلٹا سونا نقصان دہ ہے۔ بچوں کی اُلٹا سونے کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ جب انہیں سیدھا کریں تو پھر اُلٹے ہو جاتے اور رونا شروع کر دیتے ہیں لیکن سیدھا تو کرنا پڑے گا، کوشش کی جائے کہ بچہ اُلٹا نہ سوئے کہ اِس طرح سونے سے اگر اس کے دِل یا پھیپھڑے وغیرہ کو نقصان پہنچ گیا تو بے چارے کو زندگی بھر تکلیف اُٹھانی پڑے گی۔ بعض بڑوں کی بھی اُلٹا سونے کی عادت ہوتی ہے انہیں بھی اپنی یہ عادت نکالنی چاہئے۔ اُلٹا سونے سے بچنے کے لئے اگر اپنی دونوں ٹانگیں باندھ کر سوئیں گے تو اُلٹے نہیں سو سکیں گے۔ اُلٹا ہونے کے لئے جب ٹانگ اُٹھائیں گے تو آنکھ کُھل جائے گی کیونکہ نیند میں دونوں ٹانگیں اِکھٹی اُٹھانا ذرا مشکل ہوتا ہے، اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہ اُلٹا سونے کی عادت نکل جائے گی۔ نیز اُلٹا سونے کی عادت ختم کرنے کے اور بھی طریقے اِختیار کیے جا سکتے ہیں مثلاً اپنے پیٹ پر چھوٹا سا تکیہ باندھ لیں تو پیٹ کو ایسی سپورٹ مل جائے گی جس کی وجہ سے اُلٹے نہیں ہو سکیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری اُلٹا سونے کی عادت نہیں ہے اور کبھی بھی اُلٹا سونے کی پُرانی عادت بھی یاد نہیں ہے۔ میں نے اُلٹا سونے والوں کو اس طرح کے مشورے دیئے ہیں تو اُنہیں فائدہ ہوا ہے۔

**یاد رکھیے!** میں نے اُلٹا سونے کو ناجائز اور گناہ نہیں کہا بلکہ اُلٹا سونے سے صحت کے خراب ہونے کا ذِکر کیا ہے کیونکہ قوم صحت کے خراب ہونے سے ڈرتی ہے اور ہمیں مسلمانوں سے ہمدردی ہے کہ یہ کیوں بیمار ہوں؟ جب اِن کے دِل گُردے صحیح ہوں گے تو یہ اچھی طرح نمازیں پڑھ سکیں گے اور روزے بھی رکھ سکیں گے، ورنہ کہیں گے کہ یہ ہو گیا ہے وہ ہو گیا ہے تو ہم نماز کیسے پڑھیں اور روزے کیسے رکھیں؟

## نیک کام کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے

**سُوال:** کئی لوگ رَمَضانُ المبارک میں فطرہ ادا کرنے کے لئے اِس نیّت سے جمعہ کا اِنتظار کرتے ہیں کہ جمعہ کے دِن کی ایک نیکی 70 نیکیوں کے برابر ہے تو ایسا کرنا کیسا؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

**جواب:** نیک کام کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے، جب دینے کا ذہن بنا ہوا ہے دے دے اور جمعہ کا اِنتظار نہ کرے۔ پتا نہیں جمعہ تک جیے گا یا نہیں، اگر جیے گا تو پھر ہو سکتا ہے کہ ذہن بدل جائے کہ بعد میں دیں گے، دیکھتے ہیں،

سوچتے ہیں۔ میری سمجھ میں تو یہی آتا ہے کہ ابھی ذہن بنا ہوا ہے تو دے دینا چاہیے۔ راہِ خدا میں فوراً خرچ کرنے کے حوالے سے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی حکایات بھی ہیں مگر خاص فطرے کے متعلق نہیں بلکہ مطلقاً راہِ خدا میں خرچ کرنے کے متعلق ہیں۔

## چِڑیا اگر گھر میں گھونسلا بنالے تو کیا کریں؟

**سُوال:** اگر گھر میں چڑیا گھونسلا بنا رہی ہو تو کیا اُسے گھونسلا بنانے سے روک سکتے ہیں؟ اور اگر گھونسلا بنا لیا ہو تو کیا اُسے گھر سے ہٹا سکتے ہیں؟ (محمد سہیل عطاری)

**جواب:** گھونسلا بنانے سے تو روک سکتے ہیں، البتہ اگر گھونسلا بنا لیا اور اُس میں انڈے دے دیئے اور ان سے بچے نکل آئے تو اب گھونسلا نہیں ہٹا سکتے۔ اب ان بچوں کے بڑے ہونے کا اِنتظار کرنا ہو گا، جب بچے بڑے ہو کر اُڑ جائیں تب گھونسلا نوچ کر نکال سکتے ہیں۔[1]

## خَلِیْلُ اللہ اور ذَبِیْحُ اللہ کن کا لقب ہے؟

**سُوال:** حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کا کیا لقب ہے؟ (زین نقشبندی)

**جواب:** حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب خَلِیْلُ اللہ اور حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب ذَبِیْحُ اللہ ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ایک لقب اَبُو الْاَنْبِیا[2] اور مہمان نواز ہونے کی وجہ سے اَبُو الضِّیْفَان بھی ہے[3] مگر خَلِیْلُ اللہ لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

## بندے کو اللہ پاک سے اُمید رکھنی چاہئے

**سُوال:** آج کل لوگ ایک دوسرے پر بہت زیادہ اُمید لگا لیتے ہیں اور جب وہ اُمید پوری نہیں ہوتی تو پھر اس سے

---

1 ...... مکان میں پرندنے گھونسلا لگایا اور بچے بھی کیے، بچھونے اور کپڑوں پر بیٹ کرتی ہے، ایسی حالت میں گھونسلا بگاڑنا اور پرند کو بھگا دینا نہیں چاہیے، بلکہ اس وقت تک انتظار کرے کہ بچے بڑے ہو کر اڑ جائیں۔ (فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۸۰)

2 ...... تفسیر قرطبی، پ ۳، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۳۳، الجزء: ۴، ۲/۱۱۰۴۔

3 ...... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب قری الضیف، ۸/۴۶۱، حدیث: ۷۔

تعلقات بگڑ جاتے ہیں اِس لئے بندہ اپنا ذہن کیسے بنائے کہ دوسروں سے اُمید رکھنا کم یا ختم ہو جائے؟

**جواب:** بندہ صرف اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھے اور بندوں کے پاس جو کچھ ہے اُس سے نظر ہٹا لے اور مایوس ہو جائے۔ وگرنہ تو یہی ذہن بنا رہے گا کہ فلاں موقع پر یہ کام آجائے گا، اِس سے پیسے لے لوں گا اور یہ منع بھی نہیں کرے گا، فلاں تو مجھ سے بہت محبت کرتا ہے، آفر بھی کرتا رہتا ہے، اپنے کو کوئی مشکل نہیں اور جن لوگوں سے اُمید لگائے بیٹھا تھا اگر وقت آنے پر ان سے کچھ نہ ملے تو تعلقات خراب کر لیتا اور مایوس ہو جاتا ہے، اس لئے کہتے ہیں رکھ مولا تے آس۔

## بچوں کے بُرے نام رکھنے سے بچنا چاہئے

**سُوال:** بعض لوگ بچپن میں اپنے بچوں کو اصل نام کے علاوہ کسی اور نام سے پکارتے ہیں مثلاً نام حذیفہ رکھا مگر اُسے چُنّے مُنّے، مُنّے چنّے، جُھورا یا چنے کی دال وغیرہ کہتے ہیں پھر رشتہ دار بھی اِسی طرح کے ناموں سے پکارتے ہیں کہ تمہارا چُنّا مُنّا کہاں ہے؟ تو بچے کا نام یہی پڑ جاتا ہے اور بعض اوقات اِس طرح کا نام بچوں کی چڑ بن جاتا ہے تو کیا یہ انداز صحیح ہے؟

**جواب:** بچوں کے جو نام رکھے جاتے ہیں وہ سارے مَعْیُوب نہیں ہوتے، البتہ بعض نام ایسے رکھے جاتے ہیں جو مَعْیُوب ہوتے ہیں جو بڑے ہو کر جچتے نہیں۔ مجھے گھر والے بچپن اور جوانی میں بھی "بابو" کہتے تھے اور بچپن کے دوست بھی بابو کہتے تھے، پھر آخر کار "الیاس" کہنا رائج ہو گیا۔ بابو عیب والا نام نہیں کیونکہ بڑے آدمیوں کو بھی آجکل بابو بولا جاتا ہے بلکہ بعض قومیں اپنے باپ کو بھی بابو بولتی ہیں۔ بعض نام تو پہلی بار سنے ہیں کہ بچے کو "چنے کی دال" بولتے ہیں، ظاہر ہے جس بچے کا ایسا نام ہو گا وہ بے چارہ بڑا ہو گا تو لوگوں کو وَضاحتیں کرتا پھرے گا کہ میری ماں میں عقل تھوڑی کم تھی اِس لئے میرا نام "چنے کی دال" رکھ دیا۔ اِس وجہ سے وہ بے چارہ اپنی ماں اور بہن کی بُرائیاں کرے گا کہ انہوں نے میرا نام ایسا رکھ دیا ہے حالانکہ میرا نام یہ ہے۔ اِسی طرح بعض لوگ اپنے بچوں کا نام "چُنّوں مُنّوں" رکھتے ہیں اور بڑے ہو کر شاید اس نام کی وجہ سے لوگوں میں مذاق اُڑتا ہو گا۔ پنجاب کے ایک شہر کا نام "میاں چنّوں" (ضلع خانیوال) ہے، شاید اُس شہر میں کوئی بڑا یا مشہور آدمی ہو گا جس کے نام پر اُس شہر کا نام "میاں چُنّوں" رکھ دیا گیا ہو گا اور وہاں یہ لفظ بڑے کو بولتے ہوں گے جو مَعْیُوب بھی نہیں ہو گا۔ اَلْغَرَض جیسی بَرادری، جیسا قبیلہ اور جیسے اَطراف ہوں گے اُسی کے مُطابق نام

بھی رکھتے ہوں گے اور یہ نام بگاڑنا نہیں ہے بلکہ پیار سے بچوں کے نام اِس طرح رکھتے ہوں گے لیکن جب بچہ تھوڑا سمجھ دار ہو جائے تو اُسے اَصل نام سے پکارنے کی عادت بنائیں تاکہ لوگ بھی اِضافی نام بھول کر اَصل نام سے پکاریں۔

## ہر ایک سے آپ جناب سے بات کرنی چاہئے

**سُوال:** میرا یہ ذاتی مُشاہدہ ہے اور میں کئی ایسی فیملیوں کو جانتا ہوں جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے اپنے والدین کے ساتھ تو تکار سے بات کرتے تھے اور اِسے بُرا بھی نہیں سمجھتے تھے لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکتوں سے اب وہ بھی آپ جناب سے بات کرتے ہیں۔ دَراَصل یہ آپ کی تَربیت کا اثر ہے کہ آپ نے شروع سے تَربیت کی تھی کہ آپ جناب سے بات کرنی ہے حتّٰی کہ آپ نے ایک دِن کے بچے سے بھی آپ جناب سے بات کرنے کا ذہن دیا ہے کہ اِس سے گھر کے ماحول میں فرق پڑتا ہے۔ (حاجی امین عطاری)

**جواب:** جی ہاں! چھوٹے بچے سے بھی آپ جناب سے بات کریں تو گھر کے ماحول میں بالکل فرق پڑتا ہے۔ اگر آپ بچوں کی اَمّی کو تُو بولیں گے تو بچہ بھی اپنی ماں کو تُو بول کر ہی پکارے گا اور اگر آپ بچوں کی اَمّی کو آپ بولیں گے تو آپ کی شان میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ گھر میں اچھا ماحول بنے گا۔

## روزی میں بَرَکت کا وَظیفہ

**سُوال:** پیسوں اور رِزق میں بَرَکت نہیں ہوتی اِس کا کوئی حل بتا دیجئے۔ (محمد آصف عطاری)

**جواب:** روزی میں بَرَکت نہیں ہوتی تو اپنے اَخراجات پر غور کریں، بعض لوگوں کے خرچے شاہی خرچے ہوتے ہیں اور آمدنی فقیروں والی ہوتی ہے تو کہاں سے دونوں کا جوڑ ہو گا۔ اپنی آمدنی کے مُطابق کفایت شعاری سے کام چلائیں، یعنی کم کھانے میں گزارا ہو، کم پہننے میں گزارا ہو، غذا سادہ ہو، لباس سادہ ہو، مکان میں سادگی ہو اور بجلی کا اِستعمال بھی کم ہو۔ کئی کئی بلب بِلاضَرورت جل رہے ہوتے ہیں، یوں ہی بِلاضَرورت پنکھے بھی چل رہے ہوتے ہیں پھر جب بجلی کا بل آتا ہے تو مالی اِعتبار سے تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور پھر کہا جاتا ہے مال سے بَرَکت اُڑ گئی ہے، اس لیے اپنے اِن تمام مُعاملات پر غور کر لیں۔

**روزی** میں بَرَکت کا بہت عمدہ وَظیفہ یہ ہے کہ عشا کی نماز پڑھنے کے بعد کھلے آسمان کے نیچے ننگے سر 500 مرتبہ

”یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابْ“ اوّل و آخر 11، 11 مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھ کر اِس کا وِرد کچھ دِن تک کریں تو روزی کے دَروازے کھلیں گے۔[1] اِسلامی بہنیں بھی اِس وظیفے کا وِرد کر سکتی ہیں لیکن یہ ایسی جگہ وِرد کریں جہاں کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے جیسا کہ بالکونی سے بعض اوقات کھلا آسمان نظر آتا ہے لیکن اَطراف سے ایسا نہ ہو کہ نامحرموں کی نظر پڑتی ہو۔

## رزقِ حلال کمانا بھی عبادت ہے

**سُوال:** کیا رِزق کمانا ثواب کا کام ہے؟

**جواب:** خود کو سُوال سے بچانے، ماں باپ کی خدمت بجالانے اور بال بچوں کی پَرورش کی نیت سے بقدرِ ضَرورت حلال رِزق کمانا عبادت ہے۔ حرص کی وجہ سے مال جمع کرنا کہ میں اپنا بینک بیلنس بڑھاتا رہوں جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے تو یہ ثواب کا کام نہیں ہے۔[2]

## غزوۂ بدر کب واقع ہوا؟

**سُوال:** غزوۂ بدر کب ہوا تھا؟ (Facebook کے ذَریعے سُوال)

**جواب:** غزوۂ بدر 17 رَمَضانُ المبارک ۲ ہجری کو ہوا تھا۔[3]

---

1 ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۵۶۔

2 بہارِ شریعت جلد3 حصہ 16 صفحہ 609 پر ہے: اتنا کمانا فرض ہے جو اپنے لیے اور اہل و عیال کے لیے اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کے نفقہ کے لیے اور ادائے دَین (یعنی قرض وغیرہ ادا کرنے) کے لیے کفایت کر سکے اس کے بعد اسے اِختیار ہے کہ اتنے ہی پر بس کرے یا اپنے اور اہل و عیال کے لیے کچھ پس ماندہ (یعنی بچا کر) رکھنے کی بھی سعی و کوشش کرے۔ ماں باپ محتاج و تنگدست ہوں تو فرض ہے کہ کما کر انھیں بقدرِ کفایت دے۔ قدرِ کفایت سے زائد اس لیے کماتا ہے کہ فقراء و مساکین کی خبر گیری کر سکے گا یا اپنے قریبی رشتہ داروں کی مدد کریگا یہ مستحب ہے اور یہ نفل عبادت سے افضل ہے اور اگر اس لیے کماتا ہے کہ مال و دولت زیادہ ہونے سے میری عزت و وقار میں اضافہ ہو گا، فخر و تکبر مقصود نہ ہو تو یہ مباح ہے اور اگر محض مال کی کثرت یا تفاخر مقصود ہے تو منع ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ الباب الخامس عشر فی الکسب، ۵/۳۴۸) مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مال کمانا بھی عبادت ہے کہ اس کی برکت سے انسان ہزارہا گناہوں سے بچ جاتا ہے جیسے بھیک، چوری وغیرہ، نیز نکما آدمی اپنا وقت گناہوں میں خرچ کرنے لگتا ہے نفس کو حلال کاموں میں لگائے رہو تا کہ تمہیں حرام میں نہ پھنسا دے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۹۶)

3 مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، ۱/۵۳۵، حدیث: ۲۲۳۲۔

## گھر کا سازو سامان مَرد ہی لائے

**سُوال:** گھر کا سامان لانا شوہر کی ذِمّہ داری ہے یا بیوی کی؟

**جواب:** عورتوں کا سخت ضَرورت کے علاوہ خریداری کے لئے گھر سے باہر نکلنا صحیح نہیں ہے کیونکہ عورتیں غیر مَردوں سے فری ہو جاتی ہیں، پَردے کا دَھیان بھی نہیں ہوتا اور پتا نہیں کیا کیا کرتی ہیں۔ اِس لئے گھر کا سامان، سبزی اور گوشت وغیرہ کی خریداری مَرد ہی کرے۔

## عشرۂ مغفرت اور عشرۂ جہنم سے آزادی میں فرق

**سُوال:** عشرۂ مغفرت اور عشرۂ جہنم سے آزادی میں کیا فرق ہے؟

**جواب:** مغفرت کا مطلب گناہوں سے مُعافی اور دَرجات میں بلندی کی دُعا مانگنا ہے یعنی اب تک جو گناہ ہوئے تھے وہ مُعاف ہو جائیں۔ جہنم سے آزادی کا مطلب یہ ہے کہ اگر اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم کا حقدار تھا تو اللہ پاک اُس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دے کہ اب یہ جہنم میں نہیں جائے گا لیکن ہمیں اس کا علم نہیں ہوتا اللہ پاک ہی جانتا ہے۔ رَمَضانُ المبارک کے دوسرے عشرے میں بندہ خصوصیت کے ساتھ مغفرت کی دُعا کرے اور ساتھ ہی جہنم سے آزادی کی دُعا بھی مانگے۔ آخری دس دِن جہنم سے آزادی کے ہیں لہٰذا اس عشرے میں خصوصیت کے ساتھ بندہ اللہ پاک کی بارگاہ میں گڑگڑا کر جہنم سے آزادی کی دُعا کرتا رہے اور ساتھ میں مغفرت کی دُعا بھی کرے۔ رَمَضانُ المبارک کا پہلا عشرہ، عشرۂ رَحمت ہے، اِس عشرے میں خصوصیت کے ساتھ رَحمت کی دُعا کرے لیکن اگلے دونوں عشروں میں بھی رَحمت کی دُعا تو کرنی ہے اور یہ تینوں یعنی رَحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی کی دُعائیں سارا سال رات دِن جس وقت بھی کریں دُرُست ہے۔

## قرض لوٹانے اور وُصول کرنے کے وَظائف

**سُوال:** میں مقروض ہو گیا ہوں قرض سے نجات کا کوئی وَظیفہ بتا دیجئے۔

**جواب:** قرض اُتارنے کا وَظیفہ یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یعنی اے اللہ مجھے

حلال چیزوں میں کفایت کر، حرام چیزوں سے دور رکھ اور اپنے ماسوا سے مجھے اپنے فضل سے غنی کر دے۔[1] جب تک مُراد پوری نہ ہو تب تک ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ بار اور صبح و شام سو سو بار روزانہ اول و آخر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھ کر اِس وظیفے کا وِرد کریں، اللہ پاک چاہے گا تو قرض اُتر جائے گا۔ اگر کسی کے پاس قرض پھنسا ہوا ہو تو اُس سے قرض وُصول کرنے کے لیے ”یَا مُغْنِیُ“ 100 مرتبہ اوّل و آخر 11، 11 مرتبہ دُرُود شریف پڑھ کر اِس کا وِرد کریں اِنْ شَآءَ اللہ قرض وُصول ہو جائے گا اور جب تک قرض وُصول نہیں ہوتا تب تک دِن بھر میں ایک بار یہ وَظیفہ روزانہ پڑھئے۔

## فرشتوں اور مسلمان جِنّات کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

**سُوال:** جنگِ بدر میں صحابۂ کرام کی اور جو فرشتے مدد کرنے کے لئے آئے تھے اُن کی تعداد کتنی تھی؟ نیز کیا ہم ان فرشتوں کو بھی اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

**جواب:** جنگِ بدر میں 313 صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ تھے[2] اور اُس جنگ میں اَوّلاً تین ہزار پھر پانچ ہزار فرشتے مدد کے لئے اُترے تھے۔[3] نیز غزوۂ بدر میں مدد کے لئے آنے والے فرشتے ہوں یا مُطلقاً کوئی سے بھی فرشتے ہوں تمام فرشتوں کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں[4] اور مسلمان جنّات کو بھی اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

## ناخن یا بال وغیرہ کو دفن کر دینا چاہیے

**سُوال:** ناخن کاٹ کر گھر یا گٹر میں پھینک دینے چاہئیں یا سفید کاغذ یا کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دَفن کرنے چاہئیں؟

---

1 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب (ت:۱۲۱)، ۵/۳۲۹، حدیث: ۳۵۷۴۔

2 ...مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، ۱/۵۳۵، حدیث: ۲۲۳۲۔

3 ...جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ اَنْ یُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُنْزَلِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰۤى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ یَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ ﴾ (پ۴، آلِ عمران: ۱۲۳تا۱۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو۔ جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر۔ ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

4 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۲۷۔



www.dawateislami.net

**جواب:** ناخن یا بال وغیرہ جو بھی چیزیں بدن سے جُدا کی جاتی ہیں انہیں دفن کر دینا اچھا ہے۔ اِنہیں کپڑے یا سفید کاغذ میں لپیٹنے کی ضَرورت نہیں ویسے ہی دَفن کر سکتے ہیں اور اگر ناخن پھینک بھی دیئے تو گناہ نہیں ہے۔[1]

## گناہوں سے بچنے کا وَظیفہ

**سُوال:** روزے میں غَلَط کاموں سے بچنے کا وَظیفہ اِرشاد فرما دیجیے۔ (Facebook کے ذَریعے سُوال)

**جواب:** سچی توبہ کریں اور اپنے آپ کو گناہوں سے روکیں۔ گناہوں سے بچنے کا "شجرۂ قادِریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ" میں وِرد ہے کہ صبح و شام 11 مَرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھ لیں تو اِنْ شَآءَ الله گناہوں سے بچے رہیں گے۔[2] اور "یَا عَفُوُّ" کثرت کے ساتھ پڑھتے رہنے سے دِل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ عام طور پر لوگ 10، 11 بجے کو صبح اور سورج ڈوبنے سے لے کر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک کے وقت کو رات بولتے ہیں۔ اِسی طرح ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک کے وقت کو شام بولتے ہیں۔ حالانکہ یہاں صبح سے مُراد آدھی رات پوری ہونے کے بعد یعنی جب رات کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے اُس وقت لے کر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک کا وقت ہے اور شام سے مُراد ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر سورج کے غروب یعنی ڈوبنے تک کا وقت ہے۔

## رَمضان کے روزوں میں کھلے عام کھانا پینا سخت گناہ ہے

**سُوال:** رَمَضانُ المبارک کے مہینے میں جو لوگ روزہ نہیں رکھتے وہ دِن دِھاڑے لوگوں کے سامنے کھاتے پیتے اور گٹکا وغیرہ کھا کر رَمَضانُ المبارک کی بےاَدَبی کرتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے: جو رَمضان شریف کا اَدب نہیں کرتے وہ ذَلیل و خوار ہو جاتے ہیں، اِس بارے میں کچھ راہ نمائی فرما دیجیے۔

**جواب:** جو لوگ رَمَضانُ المبارک کا روزہ فرض ہونے کے باوجود نہیں رکھتے اور کُھلے عام کھاتے پیتے ہیں تو وہ بہت سخت گناہ گار ہونے کے ساتھ رَمَضانُ المبارک کی بے حُرمتی بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے تباہی اور ہلاکت ہے اگرچہ

---

1 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ٦٦٨۔

2 ...... شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص ۲۱۔

ابھی دیر ہے مگر اندھیر نہیں ہے۔ اِس لئے انہیں توبہ کر کے فوراً سے روزے رکھنے شروع کر دینے چاہئیں اور ابھی تک جتنے بھی روزے چھوٹے ہیں اُن کی قضا کرنا اور توبہ کرنا بھی فرض ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے رَمضان میں کوئی گناہ کیا تو اللہ پاک اُس کے ایک سال کے اَعمال بَرباد فرمادے۔[1]

## کیا تانبے پیتل کے بَرتنوں میں کھانا پینا سُنَّت ہے؟

**سُوال:** کیا تانبے کے بَرتن میں کھانا پینا سُنّت ہے؟ (مقصود احمد فقیر محمد، لیسٹر، جرمنی)

**جواب:** فتاویٰ رضویہ جلد 22 میں ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تانبے پیتل کے بَرتنوں میں کھانا پینا ثابت نہیں ہے۔[2] البتہ تانبے پیتل کی بَرتنوں میں کھانا پینا جائز ہے مگر وہ قلعی کیا ہوا ہو، یہ مسئلہ بہارِ شریعت میں لکھا ہوا ہے۔[3]

## کیا خاص وقت میں پڑھا جانے والا وَظیفہ دِیگر اوقات میں پڑھ سکتے ہیں؟

**سُوال:** شجرۂ عالیہ قادریہ عطاریہ میں مختلف اَوراد و وَظائف دیئے گئے ہیں جن میں سے کچھ وَظائف ایسے بھی ہیں جو صبح کے وقت پڑھنے کے ہیں جیسا کہ ایک وَظیفہ یہ ہے: ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ“ تو اسے صرف صبح کے وقت ہی پڑھ سکتے ہیں؟ اِس حوالے سے راہ نمائی فرمادیجئے۔

**جواب:** یہ گناہوں سے بچنے اور شیطان کے وَساوِس سے محفوظ رہنے کا وَظیفہ ہے۔ اِسے صبح کے وقت پڑھیں گے تو اِس کی جو بھی فضیلت یا بَرَکت ہے وہ ظاہر ہو گی لیکن اگر کوئی شخص دِن یا رات میں جب بھی پڑھے تو منع نہیں ہے مگر فضیلت یہ ہے کہ صبح کے وقت پڑھے۔ اگر صبح و شام بھی پڑھتا ہے تو حَرَج نہیں ہے اور صبح پڑھنے کی فضیلت ملے گی۔ تاہم جو

---

1. معجم اوسط، باب الطاء، من اسمہ طاہر، ۲/۴۱۴، حدیث: ۳۶۸۸۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۲۹۔
3. سونے چاندی کے سوا ہر قسم کے برتن کا استعمال جائز ہے، مثلاً تانبے، پیتل، سیسہ، بلور وغیرہا۔ مگر مٹی کے برتنوں کا استعمال سب سے بہتر کہ حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے گھر کے برتن مٹی کے بنوائے، فرشتے اُس کی زیارت کو آئیں گے۔ تانبے اور پیتل کے برتنوں پر قلعی ہونی چاہیے، بغیر قلعی ان کے برتن استعمال کرنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۹۶، حصہ: ۱۶)

روزانہ صبح 11 مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھ لے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ وہ شیطان کی کوششوں سے محفوظ رہے گا۔[1]

## مفتی اور عالِم کسے کہتے ہیں؟

**سُوال:** اگر کسی اِسلامی بھائی نے دو سالہ تخصص کورس کر لیا ہو تو کیا اُن کو مفتی کہہ سکتے ہیں؟

**جواب:** تخصص فی الفقہ کر لینے سے مفتی کی سَند نہیں دی جاتی بلکہ تخصص فی الفقہ کورس کی سَند دی جاتی ہے۔ کسی شخص کے مفتی بننے کے لئے ضَروری ہے کہ وہ کسی ماہر مفتی صاحب کے ماتحت رہتے ہوئے بَرسوں تک فتویٰ لکھتا رہے اور ماہر مفتی صاحب اُن فتووں کی تَصدیق فرماتے رہیں حتّٰی کہ مفتی صاحب اُس شخص سے مطمئن ہو جائیں کہ اب یہ فتویٰ لکھنے میں ماہر ہو گیا ہے پھر مفتی صاحب اُسے فتویٰ دینے کی اِجازت عطا فرما دیں تو اب وہ صحیح معنیٰ میں مفتی کہلائے گا۔ نیز فتویٰ دینے میں اُس کی خطا پر صواب غالب رہے یعنی دُرست جوابات زیادہ اور غَلَط جوابات کم ہوں اور اگر زیادہ جوابات غَلَط ہونا شروع ہو گئے تو اب وہ مفتی نہ رہا۔

**آجکل** لوگ ہر کسی کو عالِم بول رہے ہوتے ہیں، مجھے یاد پڑتا ہے کہ کچھ لوگ مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے، اُن میں دو طلبا بھی تھے شاید اُن میں ایک نے دَرسِ نظامی کیا ہوا تھا تو لوگ اُن دونوں کو علامہ یا مفتی بول رہے تھے۔ جب بات ہوئی اور سُوال و جواب کا سلسلہ ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ بے چارے مفتی نہیں تھے لوگ اُنہیں بول رہے تھے۔ عوام کو پتا نہیں ہوتا اِس لئے وہ مفتی صاحب بول رہے ہوتے ہیں بلکہ جنہیں مفتی صاحب بول رہے ہوتے ہیں ہو سکتا ہے اُن بے چاروں کو بھی پتا نہ ہو کہ مفتی کسے کہتے ہیں؟ یاد رکھیے! ہر مفتی عالِم ہوتا ہے مگر ہر عالِم مفتی نہیں ہوتا۔ اِسی طرح کسی نے دَرسِ نظامی کیا اور وہ عالِم بھی ہو ایسا ضروری نہیں[2] کیونکہ عالِم ہونے کے لئے اتنا علم ہونا ضَروری ہے جو عالِم کی تعریف میں بیان کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ عالِم ہونے

---

1 ...... الوظیفۃ الکریمہ، ص ۲۱۔

2 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کل دَرسی کتابیں پڑھنے پڑھانے سے آدمی فقہ کے دَروازے میں بھی داخل نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۴۴۲) مزید فرماتے ہیں: سند کوئی چیز نہیں بہتیرے (بہت سارے) سَند یافتہ محض بے بہرہ (یعنی عِلمِ دِین سے خالی) ہوتے ہیں اور جنہوں نے سند نہ لی اِن کی شاگردی کی لیاقت بھی اُن سَند یافتوں میں نہیں ہوتی، عِلم ہونا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۸۳)

کے لیے عِلم چاہیے۔[1] یعنی عالِم ہونے کے لئے جو شرائط ہیں وہ اُس میں ہونی چاہئیں۔

## ڈاکٹر کو کیسا ہونا چاہیے؟

**سوال:** سرکاری سطح پر پاکستان میں ڈاکٹریٹ کی بڑی ڈگری FCPS ہے، اِس ڈگری کو حاصل کرنے والا پاکستان میں بڑا ڈاکٹر بن جاتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض ڈاکٹر خوش اَخلاق طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، مَریض کی مکمل بات سنتے اور اس کی بات کا جواب بھی دیتے ہیں، ایسوں کے پاس لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے اور کچھ وہ ہوتے ہیں جن کی طبیعت میں غصیلہ پن ہوتا ہے، مریض کی مکمل بات نہیں سنتے، دوائی دے کر سخت لہجے میں کہہ دیتے ہیں پہلے اسے کھاؤ پھر آنا تو ان کے پاس لوگوں کا ہجوم بھی نہیں ہوتا، ان کی دکان بھی صحیح سے نہیں چلتی، یہ فرق کیوں ہوتا ہے؟

**جواب:** ڈاکٹر کا مریض کی بات سننا اور مسکرانا یہ مریض کو مطمئن کرتا اور اس پر اچھا اثر ڈالتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بہت اچھے ہیں، انہوں نے میری پیٹھ، کمر، ہاتھ اور پیٹ وغیرہ کا اچھے طریقے سے چیک اپ کیا ہے۔ بعض اوقات تو ڈاکٹر کے چیک اپ سے ہی مَریض اپنے آپ کو شِفایاب محسوس کرتا ہے باقی کا کام دَوا کر دیتی ہے، البتہ شِفا دینے والی ذات تو اللہ پاک کی ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب چیک نہیں کرتے حالانکہ مَریض بتارہا ہوتا ہے مجھے یہاں بھی تکلیف ہے اور وہاں بھی دَرد ہے، ڈاکٹر صاحب دَوا دے کر بول دیتے ہیں کہ یہ دَوا ان سب کے لیے ہے، سب ٹھیک کر دے گی، ایسوں سے مَریض کو اِطمینان نہیں ہوتا نہ ہی وہ اس کی دوا اِستعمال کرتا ہے بلکہ کسی اور ڈاکٹر صاحب کی طرف چل دیتا ہے۔

**آپریشن** کرنے والے اور سرجن پیسے بٹورنے کے لئے مَریض کو ڈراتے ہیں کہ آپریشن کرنا ہوگا یا اس کی سرجری کرنا لازمی ہے۔ کوئی کہتا ہے آپریشن کی حاجت نہیں اتنے اتنے دِنوں بعد آتے رہیں، یہ مکمل ان کا بزنس چل رہا ہوتا ہے۔ ڈلیوری کیسز میں تو آپریشن ہی کر رہے ہوتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں اتنی اتنی رَقم دیں تو نارمل

---

1 ...... اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: علمِ دین فقہ و حدیث ہے منطق و فلسفہ کے جاننے والے علماء نہیں، یہ امور متعلق بہ فقہ ہیں، تو جو فقہ میں زیادہ ہے وہی بڑا عالِمِ دین ہے، اگرچہ دُوسرا حدیث و تفسیر سے زیادہ اشتغال رکھتا ہو پھر بھی عالِمِ دین نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۴۵۵) عالِم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُسْتَقِل ہو (یعنی عقائد پر پکا ہو) اور اپنی ضَروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) یہی نہیں بلکہ علم ”اَفواہِ رِجال“ (یعنی علم والوں سے گفتگو کرکے) بھی حاصل ہوتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۸)

ڈلیوری ہو جائے گی۔ پیسوں کے لئے لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہوتے ہیں۔ مَریضوں کے ساتھ دِلی ہمدردی ہونی چاہیے، ان کی بات سُن کر مسکرا کر تسلی دیتے رہیں، مَریض خود تشہیر کر دیں گے کہ فلاں ڈاکٹر صاحب بہت اچھے ہیں، پھر لوگ بھی آتے رہیں گے اس کی وجہ سے اللہ پاک ہاتھ میں شِفا رکھ دے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ بَرکت بھی ہو گی۔

## "اَلموت" لکھنا کیسا؟

**سوال:** آپ کو دیکھا گیا ہے کہ آپ "اَلموت" لکھتے ہیں، کیا یہ کسی بزرگ سے ثابت ہے؟

**جواب:** میں اپنے پیڈ پر اللہ لکھتا ہوں اور ساتھ الموت بھی لکھ لیتا ہوں۔ چونے کی دیواروں یا کسی اور کی چیز پر بغیر اِجازت لکھنا دُرُست نہیں۔ صاحبِ دلائلُ الخیرات حضرتِ سَیِّدُنا امام جزولی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کسی کو بھی اپنے کمرے میں داخل نہیں ہونے دیتے تھے تو کچھ لوگوں کو تشویش ہوئی تو ان کے والد صاحب کو بتایا کہ یہ کسی کو اپنے کمرے میں داخل نہیں ہونے دیتے۔ آپ جائیں اور دیکھیں کہ کیا مُعاملہ ہے؟ چونکہ والد صاحب کو تو روک نہیں سکتے تھے لہٰذا انہیں کمرے میں داخل ہونے کی اِجازت دے دی۔ والد صاحب نے دیکھا کہ ان کے کمرے کی دِیواروں پر جگہ جگہ "اَلموت" لکھا ہوا ہے اس سے والد صاحب بڑے خوش ہوئے اور ان کے دِل میں اپنے بیٹے کے لئے شفقت بڑھ گئی۔[(1)]

## فیضانِ مدینہ نام کیسے رکھا گیا؟

**سوال:** عالمی مَدَنی مَرکز کا نام "فیضانِ مدینہ" کس نے تجویز کیا اور یہ نام کب رکھا گیا؟

**جواب:** باہم مشورے سے یہ نام "فیضانِ مدینہ" تجویز ہوا تھا۔ بچہ بچہ، مدینہ مدینہ کہتا ہے اور کیوں نہ کہے کہ مدینہ مدینہ کہنا تو دعوتِ اسلامی کا خاص وَظیفہ ہے۔

## آپ پہلی بار مدینہ منوّرہ کب گئے؟

**سوال:** آپ کی پہلی بار مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ میں حاضری کب ہوئی تھی؟

**جواب:** 1980ء میں پہلی بار شوال المکرم کے مہینے میں حاضری ہوئی تھی اور محرم الحرام سے پہلے واپسی ہو گئی تھی۔

1 ...... دلائل الخیرات، ص ۱۱۔

دعوتِ اسلامی 1401 ہجری میں بنی تھی۔

## آپ کون سا تیل اِستعمال کرتے ہیں؟

**سوال:** آپ کے بال ابھی بھی کالے ہیں آپ کون سا تیل اِستعمال کرتے ہیں؟

**جواب:** میرے سر کے بال اکثر کالے ہیں اور داڑھی کے بال اکثر سفید ہیں۔ یہ اللہ پاک کی قدرت کا کمال ہے، اگر تیل کا کمال ہوتا تو داڑھی کے بال بھی کالے ہوتے اس میں تیل کا کوئی عمل دَخل نہیں ہے۔

## آپ کو مدنی کام میں کامیابی کیسے ملی؟

**سوال:** کیا دعوتِ اسلامی کا پہلا فیضانِ مدینہ حیدر آباد میں بنایا گیا، اس وقت آپ نے مدنی کام کس طرح کیا اور اتنی کامیابی ملی کہ آج دنیا بھر میں فیضانِ مدینہ موجود ہیں؟

**جواب:** دعوتِ اسلامی کا مدنی کام تو ایک کھلی کتاب ہے۔ جب مدنی کام کا آغاز کیا تھا تو یہ تصور بھی نہیں تھا کہ اتنی کامیابی ملے گی۔ بہر حال اس میں میرا کوئی کمال نہیں، سب اللہ پاک کا کرم ہے۔ کام تو وہی ہوتا ہے جو اِخلاص کے ساتھ ہو اور اللہ پاک اسے اپنی رَحمت سے قبول فرمائے اور بخشش کا ذَریعہ بن جائے۔

## آپ پنجاب کتنی مَرتبہ گئے ہیں؟

**سوال:** آپ کتنی مَرتبہ پنجاب تشریف لے گئے ہیں؟

**جواب:** بہت مَرتبہ پنجاب جانا ہوا ہے۔ مدنی قافلے میں لالہ موسیٰ بھی جانا ہوا تھا، کراچی میں ایک اسلامی بھائی جو اسٹیل مل میں کام کرتے تھے ان کا گھر لالہ موسیٰ میں تھا تو وہ دعوت میں اپنے گھر بھی لے گئے تھے۔

## رَمَضان میں میوزک سننا کیسا؟

**سوال:** سوشل میڈیا کا دور ہے، فیس بک اِستعمال کرتے ہوئے ایسی تصاویر آجاتی ہیں جنہیں دیکھنا ممنوع ہوتا ہے تو کیا ایسی تصاویر کو دیکھنے سے روزے میں کوئی فرق آتا ہے؟ نیز رَمضانُ المبارک میں موبائل فون پر میوزک والی ٹیون لگانا کیسا؟

**جواب:** جان بوجھ کر ایسی تصاویر دیکھنے سے روزے کی روحانیت چلی جاتی ہے اور بندہ گناہ گار بھی ہوتا ہے۔ رہی بات میوزک کی تو سادہ موبائل بھی میوزک سے خالی نہیں ہوتا۔ موبائل میں مختلف آپشن ہوتے ہیں کوئی ایسی سادی رنگ ٹیون لگالی جائے جس میں میوزک نہ ہو، میوزک ٹیون سننے والا بھی گناہ گار ہے، چاہے روزہ ہو یا نہ ہو، رَمَضانُ المبارک میں تو بدرجۂ اولیٰ گناہ گار ہو گا۔

## کسی کا اِحسان لینا کیسا؟

**سوال:** مریض کا کوئی عزیز مدد کرنا چاہے تو کیا ان سے رَقم لے سکتے ہیں؟ رَقم لینے کی صورت میں ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ بیماری تو گزر جائے گی لیکن اِحسان اور شرمندگی باقی رہ جائے گی۔

**جواب:** رَقم لینے کی وجہ سے اِحسان تو باقی رہے گا، سُبْحٰنَ اللہ! اچھی اور لائقِ تقلید سوچ ہے۔ چند سال پہلے مجھے کسی اسلامی بھائی نے کہا تھا کہ فلاں صاحبِ حیثیت بڑی گاڑی دینے کو تیار ہیں، بات کرنے کی دیر ہے تو میں نے انہیں منع کر دیا تھا۔ اگر میں گاڑی لے لیتا تو بعد میں اِحسان جتایا جاتا حالانکہ اس وقت مجھ پر جان لیوا حملہ بھی ہو چکا تھا، حالات بھی خراب تھے اور اپنی حفاظت کے لئے گاڑی کی حاجت بھی تھی اِس کے باوجود میں نے منع کر دیا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے دینے والے دے کر بھول جاتے ہیں، کچھ لوگ دے کر بھی عاجزی کا مُظاہرہ کرتے ہیں۔ اگر واقعی حاجت ہے، علاج بھی ضَروری ہے اور پاس اتنی رَقم نہیں جس سے علاج کروایا جاسکے تو رَقم لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں بغیر ضَرورت کے کسی کا اِحسان نہیں لینا چاہیے۔

## فہرست


| عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|
| دُرود شریف کی فضیلت | 1 | طُغرہ اِستعمال میں لانا کیسا؟ | 5 |
| ”سُننے“ کی اَہمیت اور اِس کے بارے میں دِلچسپ معلومات | 1 | بچی ہوئی روٹیوں کو کچرے کے ڈھیر پر پھینک دینا کیسا؟ | 6 |
| مسکرا کر ملنے کی اَہمیت | 4 | روٹی کا اِحترام کرو کہ یہ آسمان و زمین کی بَرَکتوں میں سے ہے | 7 |
| لوگوں کی نفسیات کو سمجھ کر بات کرنے والا کامیاب ہے | 4 | مذاق کرنا کیسا؟ | 8 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسجد کا اَدب کس طرح کریں؟ | 8 | خَلِیْلُ اللہ اور ذَبِیْحُ اللہ کن کا لقب ہے؟ | 19 |
| گھر میں گھوڑا رکھنا کیسا؟ | 9 | بندے کو اللہ پاک سے اُمید رکھنی چاہئے | 19 |
| جھوٹ کی تعریف | 9 | بچوں کے بُرے نام رکھنے سے بچنا چاہئے | 20 |
| نمازِ جنازہ کی اِبتدا کب ہوئی؟ | 9 | ہر ایک سے آپ جناب سے بات کرنی چاہئے | 21 |
| جنازے کو لے کر چلتے ہوئے تھوڑا سا رُک کر کندھا بدلنا کیسا؟ | 10 | روزی میں بَرَکت کا وَظیفہ | 21 |
| روزے دار کا اسٹیم لینا کیسا؟ | 11 | رزقِ حلال کمانا بھی عبادت ہے | 22 |
| نیک بننے کے لئے کون سی کتاب پڑھنی چاہیے؟ | 11 | غزوۂ بدر کب واقع ہوا؟ | 22 |
| مہنگائی کے دور میں بیٹیوں کے جہیز کا اہتمام کیسے کیا جائے؟ | 12 | گھر کا سازو سامان مَرد ہی لائے | 23 |
| نکاح میں مہر بیان نہ ہوا تو کیا اب بھی مہر دیا جائے گا؟ | 13 | عشرۂ مغفرت اور عشرۂ جہنم سے آزادی میں فرق | 23 |
| حق مہر میں سونا رکھا ہو تو سونا ہی دینا ہو گا | 13 | قرض لوٹانے اور وُصول کرنے کے وَظائف | 23 |
| کیا فرشتے سوتے ہیں؟ | 14 | فرشتوں اور مسلمان جنّات کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟ | 24 |
| کیا عورت کا مَرد سے پہلے کھانا کھا لینا تنگدستی کا سبب ہے؟ | 14 | ناخن یا بال وغیرہ کو دفن کر دینا چاہئے | 24 |
| کیا اپنی ضَرورت کا علم حاصل کرنے پر ثواب ہے؟ | 14 | گناہوں سے بچنے کا وَظیفہ | 25 |
| کیا ہر نبی پر وحی آتی ہے؟ | 14 | رَمَضان کے روزوں میں کھلے عام کھانا پینا سخت گناہ ہے | 25 |
| مقتدی کا امام کے پیچھے قراءت کرنا کیسا؟ | 15 | کیا تانبے پیتل کے بَرتنوں میں کھانا پینا سُنّت ہے؟ | 26 |
| تہجد کی نماز کیسے پڑھیں؟ | 15 | کیا خاص وقت میں پڑھا جانے والا وظیفہ دیگر اوقات میں پڑھ سکتے ہیں؟ | 26 |
| قضا نماز کن اوقات میں پڑھ سکتے ہیں؟ | 15 | مفتی اور عالِم کسے کہتے ہیں؟ | 27 |
| شوہر بے نمازی ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہئے؟ | 15 | ڈاکٹر کو کیسا ہونا چاہیے؟ | 28 |
| دَورانِ تراویح سلام پھیرنے کے بعد قہوہ پینا کیسا؟ | 16 | ”اَلْموت“ لکھنا کیسا؟ | 29 |
| تہبند فولڈ کر کے نماز پڑھنا کیسا؟ | 16 | فیضانِ مدینہ نام کیسے رکھا گیا؟ | 29 |
| کیا گاڑیوں پر زکوٰۃ ہے؟ | 16 | آپ پہلی بار مدینہ منوّرہ کب گئے؟ | 29 |
| پانچ تولے سونا ہو تو کس صورت میں زکوٰۃ فرض ہے؟ | 17 | آپ کون سا تیل اِستعمال کرتے ہیں؟ | 30 |
| رات میں ناخن کاٹنا کیسا؟ | 17 | آپ کو مدنی کام میں کامیابی کیسے ملی؟ | 30 |
| اُلٹا لیٹنا صحت کے لئے بھی نقصان دہ ہے | 17 | آپ پنجاب کتنی مَرتبہ گئے ہیں؟ | 30 |
| نیک کام کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے | 18 | رَمَضان میں میوزک سننا کیسا؟ | 30 |
| چڑیا اگر گھر میں گھونسلا بنالے تو کیا کریں؟ | 19 | کسی کا اِحسان لینا کیسا؟ | 31 |

# ماخَذ و مَراجع


| قرآنِ مجید | کلامِ الٰہی | **** |
|---|---|---|
| کتاب کا نام | مصنف / مؤلف / متوفی | مطبوعات |
| تفسیرِ قرطبی | علامہ ابوعبدُ اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ | دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ |
| مسلم | امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ | دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ |
| ترمذی | امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ | دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ |
| ابنِ ماجہ | امام ابوعبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ | دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ |
| مسند امام احمد | امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ | دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ |
| معجم اوسط | امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ |
| فردوس الاخبار | شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ | دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ |
| الجامع الصغیر | امام ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ |
| کنز العمال | علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ |
| مکارم الاخلاق للطبرانی | الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ |
| موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا | امام عبدُ اللہ بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ | المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ |
| مراٰۃ المناجیح | حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ | ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور |
| دلائل الخیرات | ابوعبدُ اللہ محمد بن سلیمان الجزولی، متوفی ۸۷۰ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| الحدیقۃ الندیۃ | علامہ عبد الغنی النابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت |
| طبقات ابن سعد | محمد بن سعد بن منیع الهاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت |
| تنبیہ الغافلین | فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ | دار الکتاب العربی بیروت |
| جوهرة النيرة | علامہ ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ | کراچی |
| شرح المقاصد | علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی، متوفی ۷۹۳ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ |
| ردالمحتار | سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ | دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ |
| فتاویٰ ہندیۃ | ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند | دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ |
| فتاویٰ رضویہ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ | رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ |
| فتاویٰ اہلسنت (کتاب الزکوٰۃ) | دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ |
| بہارِ شریعت | مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ |
| ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت | مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ |
| الوظیفۃ الکریمۃ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ | المدینۃ العلمیہ | مکتبۃ المدینہ کراچی |

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غور و فکر“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

**میرا مَدَنی مقصد:** ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8

0125728



فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net